آداب ملحوظِ خاطر رکھنا ضروری ہے۔فیس بک چونکہ اس وقت مقبول ترین سوشل نیٹ ورکنگ ویب سائٹ ہے،اس لیے ہر کوئی اس ویب سائٹ پر موجود ہوتا ہے۔فیس بک کو بہتر انداز میں استعمال کرنے کے درج ذیل آداب ہیں:

۱۔ **پہلے تولو پھر بولو:** کوئی بھی چیز شیئر یا نشر کرنے سے پہلے ایک بار ضرور سوچ لیں کہ کہیں آپ سی کی دل آزاری کا سبب نہ بنیں۔اس لیے کچھ بھی شیئر کرنے سے پہلے ایک دفعہ ٹھنڈے دماغ سے سوچ لینا ضروری ہے۔

۲۔ **ذاتی باتیں ذاتی پیغامات تک محدود رکھیں:** فیس بک ایک عوامی پلیٹ فارم ہے۔اگر آپ نے کوئی ذاتی بات لکھ دی،تو آپ کو اندازہ نہیں وہ کہاں تک پہنچ سکتی ہے۔

۳۔ **ذاتی خبریں فون کے ذریعے دیں:** ذاتی خبر چاہے خوشی کی ہو یا غم کی،اپنے قریبی دوستوں کو بذریعہ فون یا ایس ایم ایس دیں۔اس کے علاوہ سنی سنائی خبریں جن کے مستند ہونے کی آپ کو خبر نہ ہو،فوراً شیئر یا نشر کرنے سے پہلے فون پر تصدیق ضرور حاصل کریں۔

۴۔ **تبصروں پر مناسب جواب دیں۔** ۵۔ **ہر پوسٹ پر تبصرہ کرنے سے گریز کریں۔**

۶۔ **اپنے لہجے کا خیال رکھیں۔** لکھی ہوئی بات کے پڑھنے اور بولی ہوئی بات کے سننے میں بہت فرق ہوتا ہے۔اس لیے اپنے لہجے کا خیال رکھنا ضروری ہے۔

۷۔ **اجنبی لوگوں کو دوستی کے پیغام ہرگز نہ بھیجیں۔** ۸۔ **کوئی بھی تصویر شیئر یا نشر نہ کریں۔**

۹۔ **ذاتی تشہیر نہ کریں:** انسانی مزاج مختلف ہوتے ہیں۔ہر پڑھنے والا ضروری نہیں کہ آپ کی ہر پوسٹ سے لطف اندوز ہو جائے۔

۱۰۔ **دوسروں کی رائے کا احترام کریں:** انٹرنیٹ کی دنیا میں ہر کوئی آزاد ہے،ہر انسان اپنی الگ رائے رکھتا ہے۔اس لیے فیس بک پر اپنی رائے کا اظہار کرنے میں سب ہی آزاد ہیں۔دوسروں کی کسی بات سے اگر آپ کو اتفاق نہیں،تو اس کو بُرا بھلا کہنے کے بجائے آگے چلیں۔اس میں بہتری ہے۔

۱۱۔ **پرائیویسی سیٹنگ بار بار چیک کریں:** آپ کے علاوہ قریبی دوستوں،رشتے دار،جان پہچان کے لوگ دفتر کے ساتھی فیس بک پر ایڈ ہوتے ہیں۔اس لیے کچھ بھی شیئر کرنے میں یہ دھیان رکھیں کہ آپ کی پوسٹ کن لوگوں تک پہنچے گی۔

فیس بک ایک خطرناک دودھاری تلوار ہے،اسے احتیاط سے استعمال کرنا ہی عقل مندی کا تقاضا ہے۔

حالات حاضرہ

دورِ حاضر اور امت اسلامیہ

عبد اللہ بن عباس

اس وقت نہ صرف وطن عزیز بلکہ عالم اسلام بہت کڑے حالات سے گزر رہا ہے۔ مسلمان اپنی تاریخ کا مطالعہ کرے، تو اسے صاف نظر آئے گا کہ 1400 برس پیشتر ہمارے 313 اسلافؓ اپنے دارالحکومت مدینہ طیبہ سے میدانِ بدر کی طرف ''جہاد فی سبیل اللہ'' کا پھریرا لہراتے ہوئے نکل رہے تھے۔ بے سروسامانی کا یہ عالم تھا کہ کسی کے پاس تلوار ہے، ڈھال نہیں۔ کسی کے پاس کمان ہے، تیر نہیں۔ لیکن ایک زبردست جذبہ سب میں موجزن ہے، وہ ہے: ''ایمان''۔

اسی طاقت نے اس مختصر فوج کو مکہ سے باقاعدہ مکمل تیاری کے ساتھ حملہ آور ہونے والی 1000 مسلح وزرہ پوش فوج پر ''فتح مبین'' سے نوازا۔ اس تاریخی کامیابی کا راز کیا تھا؟ علامہ اقبال کہتے ہیں:

فضائے بدر پیدا کر! فرشتے تیری نصرت کو — اتر سکتے ہیں گردوں سے قطار اندر قطار اب بھی

آج مسلمانوں کے پاس 60 سے زیادہ ''آزاد'' ریاستیں ہیں۔ دنیا میں ان کی آبادی 1,50,00,00,000 کے قریب ہے۔ ہمارے دینی بھائیوں کے پاس وہ دولت ہے، جو کسی زمانے میں بادشاہوں کے پاس نہیں ہوتی تھی۔ اس وقت دنیا کا امیر ترین ملک برادر اسلامی ملک کویت ہے، جہاں فی کس آمدنی دنیا بھر میں سب سے زیادہ ہے۔

❁❁❁❁❁❁❁❁

یہ تو تھی امت اسلامیہ کی صورت حال ''کمیت'' میں! اسی ڈیڑھ ارب آبادی والی امت اسلامیہ کی موجودہ حالت پر ''کیفیت'' کے حوالے سے نظر ڈالیں تو فرمانِ باری تعالیٰ ﴿ضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ...... وَضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الْمَسْكَنَةُ﴾ [آل عمران ۱۱۲] کا مصداق نظر آتی ہے، حالانکہ یہ آیت کریمہ تو رب ذوالجلال نے ﴿المغضوب عليهم﴾ اور ﴿الضآلين﴾ کے بارے میں نازل فرمائی ہے، مؤمنوں کے بارے میں نہیں۔ یہ قانون الٰہی ہے کہ جب بندہ کا ''جوہرِ ایمان'' کمزور ہو جاتا ہے، تو اسے ہر اس دنیاوی واخروی بدلے سے دوچار ہونا پڑتا ہے جو احکم الحاکمین نے کسی بھی ملت کو اسی ایمانی طاقت کی کمزوری یا محرومی کی پاداش میں دی ہے۔ کیونکہ رب تعالیٰ ''ایمان وعمل صالح'' پر راضی ہوتا ہے، اور ''بے ایمانی وبدعملی'' پر ناراض۔ خواہ اس کا مرتکب اپنے آپ کو مسلمان، مؤمن ومتقی کہتے نہ تھکتا ہو۔